کیا ولید بن عقبہ صحابی پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی؟

مرزا جہلمی کے جھوٹ کا رد بلیغ

علامہ منیر عباس چشتی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مقدمہ

دل کی دنیا میں سب سے روشن چراغ محبتِ رسول ﷺ کا ہے۔ جب یہ چراغ جلتا ہے تو انسان کے باطن میں نور کی کرنیں اترتی ہیں، دل کو قرار آتا ہے اور روح کو طہارت ملتی ہے۔ لیکن اسی محبت کے ساتھ ایک بھاری ذمہ داری بھی آتی ہے — اور وہ ہے سچائی کی حفاظت۔ محبت اگر سچائی سے خالی ہو جائے تو وہ جھوٹ کا نقاب پہن لیتی ہے، اور جو شخص نبی اکرم ﷺ کے نام پر جھوٹ بولتا ہے، وہ دراصل ایمان کی بنیادوں کو ہلا دیتا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»

(صحیح بخاری، حدیث نمبر 1291)

یعنی "جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔"

اور ایک دوسری روایت میں ارشاد فرمایا:

«مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ لَيْسَ كَمَنْ كَذَبَ عَلَى أَحَدٍ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»

(صحیح مسلم، حدیث نمبر 4)

یعنی "جو مجھ پر جھوٹ باندھے، وہ ایسا نہیں جیسے کسی عام آدمی پر جھوٹ باندھنا۔ جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔"

یہ وہ الفاظ ہیں جو روح کو جھنجھوڑ دیتے ہیں۔ نبیِ رحمت ﷺ جن کی زبان سے کبھی سختی نہیں سنی گئی، جب وہ خود اتنی سخت وعید سنائیں، تو سوچنا چاہیے کہ جھوٹ گھڑنے کا گناہ کتنا سنگین ہوگا۔ آج افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کچھ لوگ علم کے نام پر، دلیل کے نام پر، یا تحقیق کے پردے میں ایسے اقوال حضور ﷺ یا آپ کے جلیل القدر صحابہؓ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں جن کا نہ اصل کتابوں میں وجود ہے، نہ روایتوں میں متن۔ یہ وہی جرم ہے جس سے رسولِ اکرم ﷺ نے امت کو ڈرایا تھا۔ جو شخص جان بوجھ کر نبی ﷺ یا ان کے اصحاب پر غلط بات منسوب کرے، وہ دراصل اپنے لیے آگ کا سامان تیار کرتا ہے۔ علم اگر صداقت سے جدا ہو جائے تو زہر بن جاتا ہے۔ زبان اگر جھوٹ کی ترجمان بن جائے تو وہ عقل و ایمان دونوں کے لیے آفت ہے۔ یہ لوگ جو نبی ﷺ پر جھوٹ باندھتے ہیں، وہ اپنے علم کو بازارِ فریب میں بیچتے ہیں۔ ان کے الفاظ میں تاثیر نہیں، زہر ہے؛ ان کے لہجے میں دلیل نہیں، غرور ہے؛ ان کے دلوں میں نورِ ایمان نہیں، بلکہ شہرت کا اندھیرا ہے۔ کیا انہیں یہ خیال نہیں آتا کہ ایک دن قبر کی تاریکی ان کی زبانوں کے ان جھوٹے دعووں کا جواب طلب کرے گی؟ کیا یہ نہیں سوچتے کہ نبی ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر انہیں اپنی ہر من گھڑت نسبت کا حساب دینا ہوگا؟

اے وہ لوگو جو نبی ﷺ کے نام پر جھوٹ بول کر اپنی علمیت کا جال بنتے ہو! یاد رکھو، نبیِ صادق ﷺ کے دین میں جھوٹ کی کوئی گنجائش نہیں۔ دنیا کی محفلوں میں تمہیں داد مل جائے، یوٹیوب کے تبصرے تمہارے حق میں ہوں، لیکن حشر کے دن نبی ﷺ کی نگاہِ عدل سے تمہاری آنکھ نہیں بچ سکے گی۔

تب تمہاری زبان لرزے گی، تمہارا چہرہ سیاہ ہوگا، اور تمہیں وہ جگہ دکھائی جائے گی جس کے لیے نبی ﷺ نے فرمایا:

"فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ" "وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔"

اے سننے والو!

ان جھوٹے مدعیانِ علم سے عبرت حاصل کرو، ان کی زبان سے نکلنے والے ہر جملے کو تحقیق کے ترازو میں تولو۔ محبتِ رسول ﷺ کا حق یہی ہے کہ ہم ان کے کلام کو ویسا ہی مانیں جیسا وہ ہے، نہ ایک لفظ کم، نہ ایک لفظ زیادہ۔ نبی ﷺ کی محبت دعویٰ نہیں، ذمہ داری ہے۔ محبت کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے دل، اپنی زبان، اور اپنے قلم کو حضور ﷺ کے ادب اور صداقت کے تابع کردے۔ اور جو ایسا نہ کرے، وہ چاہے کتنا ہی مشہور کیوں نہ ہو، علم کا لبادہ اوڑھے یا منطق کے جال بُنے — اس کا انجام وہی ہے جو جھوٹوں کا انجام ہوتا ہے۔ پس عبرت حاصل کرو، اور یاد رکھو: دنیا کی زندگی عارضی ہے، مگر حضور ﷺ کی ناموس ابدی حق ہے۔ جس نے اس حق پر جھوٹ بولا، وہ فنا ہوگیا۔ اور جس نے اس حق کی حفاظت کی، وہ رہتی دنیا تک زندہ رہے گا۔

اللّٰهم اجعلنا من الصادقين في محبتك ومحبة نبيك ﷺ،

اور ہمیں ان لوگوں میں شامل کر جو حضور ﷺ کے نام پر جھوٹ بولنے سے پہلے مرنا پسند کریں۔

منیر عباس چشتی

زمانے کے بازار میں جب الفاظ بولی پر چڑھ جائیں اور ضمیر نیلام ہونے لگے، تو سچائی کی خوشبو دب جاتی ہے، مگر مٹتی نہیں۔ نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالی شان صدائے حق کی مانند ہر صدی میں گونجتا رہا ہے:

«مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»

(صحیح بخاری: 107، صحیح مسلم: 3)

"جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔"

یہ الفاظ صرف ایک وعید نہیں، بلکہ اعلانِ عدل ہیں — کہ رسولِ رحمت ﷺ پر جھوٹ گھڑنا، گویا وحیِ الٰہی پر حملہ ہے۔ یہ جرم زبان سے نہیں، ایمان سے سرزد ہوتا ہے۔ افسوس کہ ہمارے اس دورِ عقل پرست میں کچھ لوگ "تحقیق" کے نام پر نبی علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کے جلیل القدر صحابہؓ کے بارے میں ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں جو نہ کسی مستند کتاب میں پائی جاتی ہیں، نہ کسی معتبر روایت کے متن میں۔ ان میں ایک شخص، جو اپنے آپ کو "انجینئر" کہتا ہے، مگر درحقیقت الفاظ کا مکینک بن بیٹھا ہے، وہ حدیث کی گاڑی کو عقل کے نٹ بولٹ سے کھولنے کی جسارت کرتا ہے۔
لیکن افسوس! کہ جس کے ہاتھ میں روشنی کی مشعل تھی، اس نے خود اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لی۔ جس شخص نے مصطفی ﷺ کی نسبت سے جھوٹ بولنے کی جرأت کی، وہ کل کس کے سامنے جواب دے گا؟ نبی کریم ﷺ کی ذات وہ بحرِ سچائی ہے جس میں کوئی جھوٹ کا قطرہ بھی گرتا ہے تو خود ڈوب جاتا ہے۔ جس نے اُن پر افتراء کیا، وہ اپنی ہی رسوائی کا سامان لے کر کھڑا ہوا۔ عقل اگر ایمان کے تابع نہ ہو تو وہ راہ دکھانے کے بجائے راہ بھٹکاتی ہے۔

اور یہی حال ان "عقل پرست مبلغین "کا ہے — علم کے نام پر جہالت بیچتے ہیں، تحقیق کے نام پر تحریف کرتے ہیں، اور آزادیِ فکر کے نام پر بندگیِ نفس میں مبتلا ہیں۔ اے وہ لوگو جوان فتنوں کے اسیر بن چکے ہو! یاد رکھو، موت تمہیں اس وقت آ لے گی جب زبان پر ابھی میں "تحقیق کر رہا" ہوں کے الفاظ ہوں گے۔ اور قبر میں فرشتے تم سے تحقیق نہیں، عقیدہ پوچھیں گے۔ کاش تم سمجھ لو کہ ایمان عقل سے نہیں، عشق سے زندہ رہتا ہے — اور عشق، اُس نبی ﷺ سے جھوٹ باندھنے کی اجازت نہیں دیتا جس نے سچائی کو اپنا دین بنایا۔ پس جو شخص حضور ﷺ پر جھوٹ باندھتا ہے، وہ صرف حدیث کا نہیں بلکہ حق کا منکر ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے یہی دعا ہے کہ اللہ اُنہیں ہدایت دے، یا امت کو اُن کے فتنوں سے محفوظ رکھے۔ اور جو ایمان والے ہیں، وہ اپنی زبان، قلم اور دل کو امانتِ رسول ﷺ کے تابع رکھیں۔ کہ یہی ادب ایمان کی پہچان ہے۔

ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالی عنہ پر اعتراضات کے جوابات

حضرت ولید بن عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہ صحابہ کرام میں سے ہیں، جنہیں براہِ راست حضور ﷺ کی صحبت و زیارت کا شرف حاصل تھا۔ آپ قریش کے ایک معزز گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ماں جائے بھائی تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ نے دینِ حق کی خدمت میں بھرپور حصہ لیا اور رسول اللہ ﷺ نے مختلف مواقع پر آپ کو اہم ذمہ داریاں سونپی۔

1- فاسق والی آیت اور نزول کا واقعہ

روایت میں آتا ہے کہ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے بنو المصطلق یا بنو ولیعہ کی طرف زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ جب وہ قبیلے کے قریب پہنچے تو انہیں یہ گمان ہوا کہ لوگ ان کے خلاف بغاوت کے ارادے سے نکل رہے ہیں۔ آپ واپس مدینہ آئے اور حضور ﷺ کو صورتِ حال سے آگاہ کیا۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا:

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَیَّنُوا أَنْ تُصِیبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِینَ (سورۃ الحجرات:٦)

بعض اہلِ علم نے اس آیت کے نزول کو حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کے واقعے سے منسوب کیا ہے، لیکن محققین اور نے اس بات کا رد کیا کہ یہ آیت کسی فرد واحد کے لیے نازل نہیں ہوئی، بلکہ یہ ایک عمومی اصول کے طور پر نازل ہوئی۔ ہم اس بحث میں ابھی تفصیلی طور پر نہیں جائیں گے، ہم یہاں چونکہ صرف مرزا جہلمی کے اعتراض کا جواب دے رہے، مگر یہاں یہ اشارہ کرنا تھا جو کہ اتنا ہی کافی ہے، تاکہ یہ واضح ہو کہ اس آیت سے صحابی کی شخصیت پر کوئی تنقیص نہیں ہوتی بلکہ امت کو اصولِ تحقیق و تبیّن سکھایا گیا ہے۔

2- شراب نوشی کا الزام، سزا اور ظاہری گواہی

بعض افراد کا کہنا ہے کہ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی کی اور اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سزا نافذ کی۔ صحیح مسلم (حدیث نمبر 4457)

1- فاسق والی آیت اور نزول کا واقعہ

اور صحیح بخاری (حدیث نمبر 3872) میں روایت موجود ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان پر حد جاری کی۔ محققین کے مطابق، بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ جو ظاہری گواہی پیش کی جاتی ہے، اسی کے مطابق سزا نافذ کی جاتی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جو ظاہری گواہ پہنچے، وہ کوفہ کے رہائشی تھے اور بعد میں محققین نے ثابت کیا کہ یہ گواہ جھوٹ بول رہے تھے۔ لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ظاہری گواہی کے مطابق سزا نافذ کی تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ انھوں نے اپنے قریبی یا رشتہ دار کو سزا سے بچایا۔

یہ بات قرآنِ مجید میں بھی واضح ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں بھائیوں نے کہا:

قَالُوْۤا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ - فَاَسَرَّهَا یُوْسُفُ فِیْ نَفْسِهٖ وَ لَمْ یُبْدِهَا لَهُمْ - قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ - وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ

(سورۃ یوسف:>> ترجمہ: کنزالایمان)

"بھائی بولے: اگر یہ چوری کرے تو بے شک اس سے پہلے ایک بھائی چوری کر چکا ہے، تو یوسف نے یہ بات اپنے دل میں رکھی اور ان پر ظاہر نہ کی۔ پھر کہا: تم بدترین جگہ ہو، اور اللہ خوب جانتا ہے جو باتیں تم بیان کرتے ہو۔"

یہاں بن یامین اور حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق چوری کی نسبت دی گئی، حالانکہ حقیقت اس کے برعکس تھی،

لیکن قرآن نے اس پر رد نہیں کیا۔ یہ واضح مثال ہے کہ کبھی ظاہری گواہی لی جاتی ہے اور اس کے مطابق عمل کیا جاتا ہے، چاہے حقیقت اس کے برعکس ہو۔ اسی طرح، حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ پر ظاہری طور پر گواہی کے سبب سزا نافذ کی گئی، لیکن حقیقت میں انہوں نے شراب نوشی نہیں کی تھی۔ یہ واقعہ ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ عدالتی عمل میں ظاہری گواہی پر عمل کیا جاتا ہے تاکہ انصاف قائم رہے، اور قریبی یا رشتہ دار کو رعایت نہ دی جائے۔

کیا ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی؟

انجینئر مرزا کے بہتانِ عظیم کا علمی و ادبی رد

انجینئر مرزا صاحب اپنی جہالت اور کم فہمی کے غلبے میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر زبان درازی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی، جبکہ انہوں نے اپنی بیوی کو مارا۔ اس پر مرزا نے کتاب رفع" "الیدین کا حوالہ دے کر دعویٰ کیا اور کہا: ان" پر تو لعنتیں پڑی ہوئی" ہیں — معاذاللہ! مگر حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ اس کتاب کو شروع سے آخر تک پڑھیں، تو کہیں بھی لعنت کا لفظ تک موجود نہیں۔ یہ محض ایک گھڑی ہوئی داستان ہے، جس کے ذریعے مرزا نے اپنے فکری تعصب اور علم دشمنی کو ظاہر کیا۔

لعنت اللہ علی الکاذبین اللہ کی لعنت ہو جھوٹ گھڑنے والوں پر۔

حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کون ہیں ؟

حضرت ولید بن عقبہ بن ابی معیط اُموی قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماں شریک بھائی ہیں ، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی زاد بہن کے بیٹے ہیں ۔ گویا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبی رشتہ دار اور خاندانِ نبوت سے وابستہ بزرگ صحابی ہیں ۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا اور نہایت عظیم تربیتی ماحول میں رشد و ہدایت کی منازل طے کیں ۔ آپ قریش کے کریم النفس ، بہادر ، فصیح ، ادیب اور صاحبِ رائے افراد میں سے تھے ۔ خلافتِ صدیقی اور فاروقی میں اہم ذمہ داریوں پر فائز رہے ، جہاد و فتوحات میں سر گرم رہے ، اور عہدِ عثمانی میں کوفہ کے گورنر مقرر ہوئے ۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طرزِ حکومت نرم خو ، عدل و سخا سے مزین اور رعایا کے لیے باعثِ رحمت تھا ۔ حتیٰ کہ آپ کی معزولی پر کوفہ کی لونڈیوں نے ماتم کیا کہ " ولید وہ گورنر تھے جو غلاموں اور کمزوروں تک مال پہنچاتے تھے ۔ "

وہ روایت جس پر مرزا نے بہتان گھڑا

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ مسند احمد میں روایت کرتے ہیں :

حدیث نمبر 1304

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ...

کہ ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور شکایت کی کہ "ولید مجھے مارتے ہیں۔" نبی ﷺ نے فرمایا: "اس سے کہہ دینا کہ نبی ﷺ نے مجھے پناہ دی ہے۔" وہ گئی مگر کچھ دیر بعد واپس آکر کہنے لگی: "اب تو انہوں نے اور زیادہ مارا!" اس پر نبی ﷺ نے فرمایا:

"اللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْوَلِيدَ، أَثِمَ بِي مَرَّتَيْنِ"

(اے اللہ! ولید سے سمجھ لے، اس نے دو مرتبہ میری نافرمانی کی ہے۔)

محدثین کی تحقیق

اس روایت کے بارے میں عرب کے بعض محققین نے لکھا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے، کیونکہ اس میں ابو مریم مجہول الراوی ہیں، اور دوسرا راوی نعیم بن حکیم اگرچہ صدوق ہیں مگر ان سے بعض اوہام و مناکیر منقول ہیں۔ تاہم اگر بالفرض یہ روایت صحیح بھی ہو، تب بھی انجینئر مرزا نے جو ڈرامائی استدلال گھڑا ہے، وہ اس روایت سے کسی طور ثابت نہیں ہوتا۔ نہ تو متن میں لعنت کا لفظ ہے، نہ کسی قسم کی بددعا یا سخت مذمت۔ یہ محض ایک دعائیہ جملہ ہے جو اصلاح و تادیب کے لیے کہا گیا، نہ کہ طعن یا لعنت کے لیے۔

علمی دیانت اور مرزا کا رویہ

انجینئر مرزا کا یہ طرزِ استدلال درحقیقت علمی خیانت اور تاریخی بددیانتی کی ایک مثال ہے۔ وہ روایت کے الفاظ کو کاٹ کر اپنے مطلب کے معنی تراشتے ہیں، اور پھر ان ہی پر فتوے کی عمارت کھڑی کر دیتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی روایت کا مفہوم سیاق و سباق، فہمِ سلف، اور علمِ حدیث کے اصولوں کے بغیر اخذ نہیں کیا جا سکتا۔ جو شخص محض شہرت کے نشے میں رسول اللہ ﷺ کے قریبی صحابہ رضی اللہ عنہم پر زبان کھولے، اسے کم از کم مرنے سے پہلے شرم تو آ جانی چاہیے۔ کیا اسے یہ احساس نہیں کہ نبی کریم ﷺ پر جھوٹ باندھنے والے کے بارے میں خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَن كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ"

"جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔"

پس مرزا اور اس کے چاہنے والے سوچیں کہ جن پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رحمتیں ہیں، ان پر الزام تراشی کر کے کون سی نیکی کمائی جا سکتی ہے؟

تاریخ نے ثابت کیا ہے کہ جو شخص اہلِ ایمان پر کیچڑ اچھالتا ہے، آخرکار وہ خود اسی کیچڑ میں ڈوب جاتا ہے۔

منیر عباس چشتی

تاریخ: 27 جولائی 2025